مجلس دعوۃ الحق پرنام بٹ کا تبلیغی و اصلاحی ترجمان

دعوۃ الحق

شہر رمضان الذی انزل فیہ القرآن

"قیس عامری (مجنون) کے پاس اگر لیلیٰ کا کوئی خط آجاتا تو کس طرح وہ اپنی جان قربان کرنے کو تیار ہو جاتا اور اس مبارک گھڑی کو یادگار بنالیتا؟ حسنِ ازل کے عاشق بھی پیغامِ یار (قرآن کریم) کے نزول کے مہینہ کو کیوں کر بھول سکتے ہیں؟ جب جب یہ مہینہ آئے گا اس کی یاد میں بیتاب ہو جائیں گے اور اس مبارک موقع کی پاکیزہ سالگرہ منانے میں اپنی بھوک و پیاس اور خواہشات تک بھول جائیں گے"

(حضرت مولانا عبدالماجد دریابادی علیہ الرحمۃ)

مقامی مجلس دعوۃ الحق پرنام بٹ، ٹملناڈو

ایک منٹ کا مدرسہ

سبق نمبر (٦)

نَحْمَدُهٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِهِ الْكَرِیْمِ

(۱) ترجمہ اذکارنماز ولا اله غيرك ''اور تیرے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں ۔''

(۲) نماز کی سنتیں (٦) ''انگلیوں کو اپنی حالت پر رکھنا یعنی نہ زیادہ کھلی ہوں اور نہ زیادہ بند۔

(۳) بڑے بڑے گناہ جو بغیر توبہ کے معاف نہیں ہوتے اور ایک گناہ بھی اوپر سے نیچے گرادینے یعنی جنت سے جہنم میں لے جانے کے لئے کافی ہے (مگر اللہ تعالیٰ جس پر فضل فرمائیں) (٦) کسی کی غیبت کرنا یعنی اس کی پیٹھ پیچھے اس کو برائی سے یاد کرنا جس کو اگر وہ سنے تو اس کو ناگوار ہو۔

(۴) گناہ کے نقصانات جو دنیا میں پیش آتے ہیں (٦) دل میں ایک ظلمت پیدا ہو جاتی ہے جس کی نحوست سے آدمی بدعت اور گمراہی و جہالت میں مبتلا ہو کر ہلاک ہو جاتا ہے۔

(۵) طاعت کے فائدے جو دنیا میں پیش آتے ہیں (٦) بارش ہوتی ہے، مال بڑھتا ہے، اولاد ہوتی ہے، باغات پھلتے ہیں، نہروں کا پانی زیادہ ہوتا ہے۔

ماھنامہ

دعوۃ الحق

جلد(۱)
رمضان المبارک
۱۴۲۶ھ

شمارہ(۶)
اکتوبر
۲۰۰۵ء

اجازت فرمودہ

محی السنۃ شیخ المشائخ حضرت اقدس مولانا شاہ
ابرار الحق صاحب ہردوئی قدس اللہ سرہٗ

زیرِ نگرانی

حضرت مولانا محمد اسعد صاحب مدظلہم
ناظم مقامی مجلس دعوۃ الحق

مدیر مسئول

مولانا قاری محمد عارف رحیمی زید مجدھم

ترتیب و تقدیم

علمائے مقامی مجلسِ دعوۃ الحق

قیمت ۱۰ روپے

سالانہ زرِتعاون ایک سو روپے، ششماہی ۵۵ روپے

منجانب

مقامی مجلسِ دعوۃ الحق، پرنام بٹ۔ ٹملناڈو

طابع وناشر حکیم وصی اللہ نے انترا گرافکس بنگلور سے چھپوا کر دفترِ دعوۃ الحق پرنام بٹ سے شائع کیا

آئینہ

ہر نصیحت ہمارے لئے آئینہ ہے آیئے اپنی سدھار کی فکر کریں

۱	عرضِ حال	مجلس ادارت	۳
۲	درسِ قرآن	حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحب نور اللہ مرقدہٗ	۵
۳	درسِ حدیث	حضرت شیخ الحدیث محمد زکریا صاحب نور اللہ مرقدہٗ	۸
۴	انوار سنت	حضرت مولانا شاہ حکیم محمد اختر صاحب دامت برکاتہم	۱۱
۵	ملفوظات	حضرت محی السنۃ مولانا شاہ ابرار الحق صاحب نور اللہ مرقدہٗ	۱۳
۶	روزہ کی حکمتیں	حکیم الاسلام حضرت مولانا قاری محمد طیب صاحب رحمۃ اللہ علیہ	۱۶
۷	نفس سے کام لینے کا طریقہ	حکیم الامت حضرت مولانا محمد اشرف علی تھانوی نور اللہ مرقدہٗ	۱۸
۸	سیرت خاصانِ حق	ماخوذ........	۲۰
۹	ضروری مسائل	حکیم الامت حضرت مولانا محمد اشرف علی تھانوی نور اللہ مرقدہٗ	۲۴
۱۰	گناہ کے نقصانات	حضرت محی السنۃ مولانا شاہ ابرار الحق صاحب نور اللہ مرقدہٗ	۲۶
۱۱	اسلامی عقائد	نظر فرمودہ حضرت محی السنۃ مولانا شاہ ابرار الحق صاحب نور اللہ مرقدہ	۲۷
۱۲	جا سرورِ عالم کی ولادت کا شہر دیکھ	حضرت مولانا محمد ذاکر رحیمی صاحب دامت برکاتہم	۲۸
۱۳	اغراض و مقاصد	مجلس ادارت	

دینی کتب و رسائل کا احترام ہر مسلمان کا فرض ہے

باسمہٖ تعالیٰ حامداً و مصلّیا

عرض حال

زندگی کا ہے اصولِ کامیاب
احتساب و احتساب و احتساب

وہ مبارک مہینہ جس کا آغاز **کتب علیکم الصیام** کے حکم سے شروع ہوا تھا عنقریب **عتق من النیران** دوزخ سے آزادی کے اعلان پر ختم ہونے والا ہے۔ بھوک و پیاس کی آگ نے آخر دوزخ کی آگ پر فتح پالی۔ روزہ سے آزادیٔ دوزخ تک کا یہ پروگرام کس لئے چلایا گیا؟ فرشتوں کے لئے؟ ساری کائنات کیلئے؟ نہیں۔ بلکہ یقیناً اہلِ ایمان کے لئے۔

اور ہم؟ اہلِ ایمان ہی تو ہیں۔ دوسرے الفاظ میں یہ سارا انعامی نصاب و نظام ہم سب مسلمانوں ہی کیلئے خداوند قدوس نے مرتّب و میسّر فرمایا ہے۔

اب یہ موسمِ بہار، ختم ہونے کو ہے۔ آیئے ہم مسلمان ہونے کی حیثیت سے اپنا احتساب کرلیں کہ ۱) کیا ہم نے دن میں روزہ کے اہتمام سے، اور شب میں تراویح کے قیام سے اپنے آپ کو متقی بنالیا؟ ۲) کیا ہم کو سارے گناہوں سے دور و نفور ہونے کی توفیق ملی؟ ۳) کیا پہلے عشرہ میں ہم رحمتِ خداوندی کے مستحق ہوے؟ ۴) کیا دوسرے عشرہ میں اپنی ساری خطائیں خداوند قدوس سے معاف کرا کر مغفرت سے سرفراز ہوگئے؟ ۵) کیا آخری عشرہ میں ہمیں دوزخ سے آزادی کا یقین یا اُمید کی ایک کرن ہی نظر آگئی؟ ۶) کیا اس ایک ماہِ مبارک کی برکت سے ہماری آنکھ نے بدنظری نہیں کی؟ کان و زبان گندی باتیں سننے بولنے سے محفوظ رہے؟ ۷) کیا حلال کھانے پینے کو چھوڑنے کی مشق سے حرام باتوں کی نفرت دل میں پیدا ہوگئی؟ ۸) کیا اللہ کے گھر اور اللہ کے کلام سے ایک والہانہ شوق اور دلی تعلق پیدا ہوگیا؟ ۹) کیا بھوک و پیاس کی تکلیف سہکر اپنے مصیبت زدہ بھائیوں کے ساتھ ہمدردی و غم خواری کا جذبہ جاگ اٹھا؟ ۱۰) کیا اب جنت کی

تڑپ اور دوزخ سے وحشت کی خاطر نیک عمل کرنے اور گناہ سے بچنے کا پکا عزم کرلیا گیا؟

رمضان گذرنے سے پہلے اپنا احتساب یا چیک اپ ضرور کرلیں آخر ہر تاجر کو اپنے سیزن کا ہر طالب علم کو اپنے سال بھر کا احتساب ضروری ہے تو پھر ہم مسلمانوں کو اس ماہِ مبارک میں ''کیا کھویا کیا پایا'' کا احتساب کیوں ضروری نہیں؟

یاد رکھئے تاجر و طالب علم کی محرومی صرف دوروزہ زندگی کی محرومی وخسران ہے، ایک مسلمان کی رمضان کے ثمرات سے محرومی خدا نہ کرے ''ہمیشہ ہمیش کی محرومی ہے من حرمها فقد حرم الخير كله (الحدیث) ایک شبِ قدر کی محرومی بھی ساری کی ساری محرومی ہے تو پورے ماہ میں برسنے والی رحمتوں کی بارش سے محرومی کا اندازہ آپ ہی کرلیں کس قدر خسارہ والی بات ہوگی؟

پھر ایسے بدنصیب کے لئے جبرئیل امین کی زبان پر ذلیل وخوار ہونے کی بددعا کیوں نہ آتی، اور رحمت عالم ﷺ اس پر آمین کیوں نہیں کہتے؟ یا اللہ ہمیں ہر قسم کی محرومی وذلت و خواری سے بچایئے، رمضان کی برکات اور تقوی کی صفات سے ہم کو سرفراز فرمایئے رحمت ومغفرت اور دوزخ سے آزادی کی بشارت پانے والوں میں ہمارا بھی شمار ہو۔ اے کریم آقا! بلا استحقاق رمضان جیسی نعمت آپ نے عطا فرمائی تو رحمت ومغفرت کی ہم کیوں آس نہ لگائیں۔ مولا! آپ بھی رحیم وکریم، آپ کے حبیب بھی رحیم وکریم ہمیں یقین ہے کہ ہم محروم نہیں رہیں گے۔

بس رحمتِ بے پایاں کی
ہم آس لگائے بیٹھے ہیں

ترے دربار خالی ہاتھ آیا ہوں مگر دل میں
نیاز وانکسار وعجز وانساں لے کے آیا ہوں

حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحب قدس اللہ سرہ

درسِ قرآن

شبِ قدر کی خصوصیت

بسم اللّٰه الرّحمٰن الرّحیم انا انزلنٰه فی لیلة القدر وما ادرٰیك مالیلة القدر لیلة القدر خیر من الف شهر تنزل الملٰئكة والروح فیها باذن ربّهم من كل امر سلم هی حتّٰی مطلع الفجر۔

ہم نے اس کو اُتارا شبِ قدر میں اور تو نے کیا سمجھا کہ کیا ہے شبِ قدر میں شبِ قدر بہتر ہے ہزار مہینے سے اُترتے ہیں فرشتے اور رُوح اس میں اپنے رب کے حکم سے ہر کام پر امان ہے وہ رات صبح کے نکلنے تک۔

خلاصہ تفسیر: بے شک ہم نے قرآن کو شبِ قدر میں اتارا ہے آپ کو معلوم ہے کہ شبِ قدر کیسی چیز ہے شبِ قدر ہزار مہینوں سے بہتر ہے یعنی ہزار مہینہ تک عبادت کرنے کا جس قدر ثواب ہے اس سے زیادہ شبِ قدر میں عبادت کرنے کا ثواب ہے اور وہ رات ایسی ہے کہ اُس رات میں فرشتے اور روح القدس یعنی جبرئیل علیہ السلام اپنے پروردگار کے حکم سے ہر امر خیر کو لیکر زمین کی طرف اترتے ہیں اور وہ رات سراپا سلام ہے جیسا کہ حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ شبِ قدر میں حضرت جبرئیل علیہ السلام فرشتوں کے ایک گروہ میں آتے ہیں اور جس شخص کو قیام وقعود وذکر میں مشغول دیکھتے ہیں تو اس پر صلوٰۃ بھیجتے ہیں یعنی اس کیلئے دعائے رحمت کرتے ہیں اور سلامتی کی دعا کرتے ہیں۔ وہ شبِ قدر اسی صفت وبرکت کے ساتھ طلوع فجر تک رہتی ہے یہ نہیں کہ اُس رات کے کسی حصہ خاص میں یہ برکت ہو اور کسی میں نہ ہو۔

شانِ نزول: رسول اللہ ﷺ نے بنی اسرائیل کے ایک مجاہد کا حال ذکر کیا جو ایک ہزار مہینے تک مسلسل جہاد میں مشغول رہا، کبھی ہتھیار نہیں اتارے۔ مسلمانوں کو یہ سن کر تعجب ہوا، اُس پر سورۂ

قدر نازل ہوئی جس میں اس امت کے لئے صرف ایک رات کی عبادت کو اُس مجاہد کی عمر بھر کی عبادت یعنی ایک ہزار مہینے سے بہتر قرار دیا ہے اور ایک روایت میں ہے کہ بنی اسرائیل میں ایک عابد کا یہ حال تھا کہ ساری رات عبادت میں مشغول رہتا اور صبح ہوتے ہی جہاد کے لئے نکل کھڑا ہوتا دن بھر جہاد میں مشغول رہتا، ایک ہزار مہینے اُس نے اسی مسلسل عبادت میں گذار دئے۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے سورۂ قدر نازل فرما کر اس امت کی فضیلت سب پر ثابت فرمادی۔ اس سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ شبِ قدر امتِ محمدیہ کی خصوصیات میں سے ہے۔

صحیح بخاری میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا شبِ قدر کو رمضان کے آخری عشرہ میں تلاش کرو۔

اور حضرت ابنِ عمرؓ کی روایت ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا شبِ قدر کو رمضان کے عشرۂ اخیرہ کی طاق راتوں میں طلب کرو۔

اس رات کی سب سے بڑی فضیلت تو وہی ہے جو اس سورت میں بیان ہوی ہے کہ اس ایک رات کی عبادت ایک ہزار مہینوں یعنی تراسی سال سے زائد کی عبادت سے بھی بہتر ہے پھر بہتر ہونے کی کوئی حد نہیں کہ کتنی بہتر ہے دوگنی چوگنی دس گنی سبھی احتمالات ہیں۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جو شبِ قدر میں عبادت کے لئے کھڑا رہا اس کے تمام پچھلے گناہ معاف ہوگئے۔ اور ابنِ عباسؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ شبِ قدر میں وہ تمام فرشتے جن کا مقام سدرۃ المنتھیٰ پر ہے جبرئیل امین کے ساتھ دنیا میں اترتے ہیں اور کوئی مؤمن مرد یا عورت ایسی نہیں جس کو وہ سلام نہ کرتے ہوں سوائے اس آدمی کے جو شراب یا خنزیر کو گوشت کھاتا ہو۔

حضرت عائشہؓ نے رسول اللہ ﷺ سے دریافت کیا کہ اگر میں شبِ قدر کو پاؤں تو کیا دعا کروں آپ نے فرمایا کہ یہ دعا کرو۔ **اَللّٰھُمَّ اِنَّکَ عَفُوٌّ تُحِبُّ الْعَفْوَ فَاعْفُ عَنِّی** ۔ یا اللہ آپ بہت معاف کرنے والے ہیں اور معافی کو پسند کرتے ہیں میری خطائیں معاف فرما۔

مسئلہ: جس شخص نے شبِ قدر میں عشاء اور صبح کی نماز جماعت سے پڑھ لی اُس نے بھی

اس رات کا ثواب پالیا، اور جو شخص جتنا زیادہ کرے گا زیادہ ثواب پائے گا۔ حضرت عثمان غنیؓ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جس شخص نے عشاء کی نماز جماعت کے ساتھ ادا کرلی تو آدھی رات کے قیام کا ثواب پالیا، اور جس نے صبح کی نماز بھی جماعت سے ادا کرلی تو پوری رات جاگنے عبادت کرنے کا ثواب حاصل کرلیا۔ **(معارف القرآن جلد-۸)**

اعلان

آپ حضرات کو یہ اطلاع دی جاتی ہے کہ مقامی مجلس دعوۃ الحق پرنام بٹ کا **ماہانہ اجتماع عصر تا فجر** بتاریخ ۲۷/ رمضان المبارک ۱۴۲۶ھ بمطابق **01-11-2005** بروز منگل بمقام **پارک مسجد** پرنام بٹ۔ انشاءاللہ منعقد ہوگا۔

جسمیں مندرجہ ذیل نظام رہیگا۔

بعد نماز عصر: ایک گناہ کبیرہ بتانا ☆ ایک سنت بتانا ☆ قرآن پاک کی ایک آیت کی تصحیح
☆ آداب گشت ☆ بعدہٗ گشت ☆ تعلیم تسہیل قصد السبیل
☆ تیاری نماز مغرب ☆ افطار

بعد نماز عشاء: تلاوت کلام پاک ☆ سنن نماز میں سے تین سنتوں کا عملی نمونہ (سلسلہ)
☆ بعدہٗ مہمان خصوصی کا اصلاحی خطاب ☆ کھانے کی سنتیں
☆ سونے کی سنتیں ☆ مراقبہ موت ☆ دعا ☆ بعدہٗ قیام شب
☆ نماز تہجد (انفرادی) ☆ معمولات (انفرادی ☆ سحری
☆ تیاری نماز فجر

آپ تمام حضرات سے اس اجلاس کی کامیابی کے لئے دعاؤں کی درخواست ہے۔

درسِ حدیث

قطب الاقطاب شیخ الحدیث حضرت
مولانا محمد زکریا صاحب قدس سرہٗ

صدقہ کی فضیلت

عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما من یوم یصبح العباد فیه الا ملکان ینزلان فیقول احدهما اللّٰهم اعط منفقاً خلفا ویقول الاٰخر اللّٰهم اعط ممسکاً تلفا۔ متفق علیه

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ روزانہ صبح کے وقت دو فرشتے (آسمان سے) اترتے ہیں ایک دعا کرتا ہے اے اللہ خرچ کرنے والے کو بدل عطا فرما۔ دوسرا فرشتہ دعا کرتا ہے اے اللہ روک کر رکھنے والے (بخیل) کا مال برباد کر۔

قرآن کریم کی آیات سے بھی اس حدیث کی تائید ہوتی ہے سورہ بقرۃ آیت ۳۶/ میں ارشاد ہے ''جو لوگ اللہ کے راستے میں یعنی خیر کے کاموں میں اپنے مالوں کو خرچ کرتے ہیں ان کی مثال ایسی ہے جیسا کہ ایک دانہ ہو جس میں سات بالیں اُگی ہوں اور ہر بال میں سو دانے ہوں (تو ایک دانے سے سات سو دانے مل گئے) اور اللہ جل شانہٗ جس کو چاہے زیادہ عطا فرما دیتے ہیں اللہ جل شانہٗ بڑی وسعت والے ہیں (ان کے یہاں کسی چیز کی کمی نہیں) اور جاننے والے ہیں (کہ خرچ کرنے والے کی نیت کا حال بھی ان کو خوب معلوم ہے)۔''

ایک حدیث میں ہے کہ اعمال چھ قسم کے ہیں اور آدمی چار قسم کے ہیں اعمال کی چھ قسمیں یہ ہیں کہ دو عمل تو واجب کرنے والے ہیں اور دو عمل برابر سرابر ہیں اور ایک عمل دس گنا ثواب رکھتا ہے اور ایک عمل سات سو گنا ثواب رکھتا ہے۔ جو واجب کرنے والے ہیں وہ تو یہ ہیں کہ جو شخص اس حالت میں مرے کہ شرک نہ کرتا ہو وہ جنت میں داخل ہو کر رہے گا اور جو ایسی حالت میں مرے کہ

شرک کرتا ہو وہ جہنم میں داخل ہوگا اور برابر سرابر یہ ہیں کہ جو شخص کسی نیکی کا ارادہ کرے اور عمل نہ کرسکے اس کو ایک ثواب ملتا ہے اور جو گناہ کرے اس کو ایک بدلہ ملتا ہے اور جو شخص کوئی نیکی کرے اس کو دس گنا ثواب ملتا ہے اور جو اللہ کے راستے میں خرچ کرے اس کو ہر خرچ کا سات سو گنا ثواب ملتا ہے۔ اور آدمی چار طرح کے ہیں ایک وہ لوگ ہیں جن پر دنیا میں بھی وسعت ہے، آخرت میں بھی، دوسرے وہ جن پر دنیا میں وسعت آخرت میں تنگی تیسرے وہ جن پر دنیا میں تنگی آخرت میں وسعت چوتھے وہ جن پر دنیا میں بھی تنگی اور آخرت میں بھی تنگی یعنے دنیا اور آخرت دونوں برباد گئے۔

حضرت ابو ہریرہؓ حضور اقدس ﷺ کا ارشاد نقل کرتے ہیں کہ جو شخص ایک کھجور کی بقدر بھی صدقہ کرے بشرطیکہ پاک مال سے ہو خبیث مال نہ ہو اس لئے کہ حق تعالیٰ شانہٗ پاک مال ہی کو قبول کرتے ہیں تو حق تعالیٰ اس صدقہ کی پرورش کرتے ہیں، جیسا کہ تم لوگ اپنے بچھیرے کی پرورش کرتے ہو حتی کہ وہ صدقہ بڑھتے بڑھتے پہاڑ کی برابر ہو جاتا ہے۔

حضرت ابو درداءؓ حضور اکرم ﷺ کا ارشاد نقل کرتے ہیں کہ جب بھی آفتاب طلوع ہوتا ہے تو اس کی دو طرف فرشتے اعلان کرتے ہیں جس کو انسان اور جنات کے سوا سب سنتے ہیں کہ اے لوگو اپنے رب کی طرف چلو تھوڑی چیز جو کفایت کا درجہ رکھتی ہو اس زیادہ مقدار سے بہت بہتر ہے جو اللہ سے غافل کردے اور جب آفتاب غروب ہوتا ہے اس کے دونوں جانب دو فرشتے زور سے دعا کرتے ہیں اے اللہ خرچ کرنے والے کو بدل عطا فرما اور روک کر رکھنے والے کے مال کو برباد کر۔ ایک اور حدیث میں ہے کہ جب آفتاب طلوع ہوتا ہے تو اس کے دونوں جانب دو فرشتے آواز دیتے ہیں کہ یا اللہ خرچ کرنے والے کا بدل جلدی عطا فرما اور یا اللہ روک کر رکھنے والے کے مال کو جلدی ہلاک فرما۔ ایک اور حدیث میں ہے کہ آسمان میں دو فرشتے ہیں جن کے متعلق صرف یہی کام ہے کوئی دوسرا کام نہیں ایک کہتا رہتا ہے یا اللہ خرچ کرنے والے کو بدل عطا کر دوسرا کہتا ہے یا اللہ روک کر رکھنے والے کے مال کو برباد کر۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ صبح شام کی خصوصیت نہیں ان کی ہر وقت یہی دعا ہے۔ تجربہ اور مشاہدہ بھی اس کی تائید کرتا ہے کہ مال جمع کر کے رکھنے والوں پر اکثر ایسی چیزیں مسلط ہو جاتی ہیں جن سے وہ سب زائل ہو جاتا ہے۔

حضرت ابوامامہؓ حضور اکرم ﷺ کا ارشاد نقل کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا اے ابن آدم تو ضرورت سے زائد مال کو خرچ کردے یہ تیرے لئے بہتر ہے اور تو اس کو روک کر رکھے تو یہ تیرے لئے بُرا ہے اور بقدرِ کفایت روکنے پر ملامت نہیں اور خرچ کرنے میں جن کے روزی تیرے ذمہ ہے ان سے ابتداء کر (کہ ان پر خرچ کرنا دوسروں سے مقدم ہے)۔

ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ کونسا صدقہ ثواب کے اعتبار سے بڑھا ہوا ہے حضور نے فرمایا یہ کہ تو صدقہ ایسی حالت میں کرے کہ تندرست ہو مال کی حرص دل میں ہو اپنے فقیر ہو جانے کا ڈر ہو، اپنے مال دار ہونے کی تمنا ہو، اور صدقہ کرنے کو اس وقت تک مؤخر نہ کر، کہ روح حلق تک پہنچ جائے یعنی مرنے کا وقت قریب آجائے تو تو یوں کہے کہ اتنا مال فلاں کا اور اتنا مال فلاں کا حالانکہ اب مال تو وارث کا ہوگیا۔ آپ ﷺ کا ارشاد ہے کہ آدمی کہتا ہے میرا مال میرا مال حالانکہ اس کا مال صرف تین چیزیں ہیں۔ جو کھالیا یا پہن لیا یا اللہ کے خزانے میں صدقہ کرکے جمع کردیا اس کے علاوہ جو رہ گیا وہ جانے والا ہے یعنی یہ شخص اس کو لوگوں کیلئے چھوڑنے والا ہے آدمی اپنی زندگی میں ایک درم صدقہ کردے وہ اس سے بہتر ہے کہ مرتے وقت سو درم صدقہ کرے اس لئے کہ واقعی مرتے وقت تو وہ گویا دوسرے کے مال میں سے صدقہ کررہا ہے کہ اب اس کا کیا رہا۔ اس کو تو بہرحال اس مال کو چھوڑ کر جانا ہے۔ آپ ﷺ نے مختلف مثالوں سے اس پر تنبیہ فرمائی کہ اصل صدقہ کا وقت تندرستی اور صحت کا ہے کہ اپنے نفس سے اصل مقابلہ اسی وقت ہے لیکن ان سب کا مطلب یہ نہیں کہ مرتے وقت کا صدقہ یا وصیت بے کار ہے بہرحال ثواب اس کا بھی ہے ذخیرۂ آخرت وہ بھی بنتا ہے البتہ اتنا ثواب نہیں ہوتا جتنا اپنی ضرورتوں اور راحتوں کے مقابلے میں صدقہ کرنے کا ثواب ہے۔　　(فضائلِ صدقات)

❁❁❁❁❁❁

انوارِ سنت

حضرت مولانا حکیم محمد اختر صاحب دامت برکاتھم

چند سنتیں

رکوع کی آٹھ سنتیں ۱) رکوع کی تکبیر کہنا ۲) رکوع میں دونوں ہاتھوں سے گھٹنوں کو پکڑنا ۳) گھٹنوں کو پکڑنے میں اُنگلیوں کو کشادہ رکھنا ۴) پیٹھ کو بچھا دینا ۵) پنڈلیوں کو سیدھا رکھنا ۶) سَر اور سُرین کو برابر رکھنا ۷) رکوع میں تین بار **سبحان ربی العظیم** پڑھنا ۸) رکوع سے اُٹھنے میں امام کو **سمع اللّٰہ لمن حمدہٗ** بآوازِ بلند کہنا اور مقتدی کو **ربّنا لک الحمد** اور منفرد کو دونوں کہنا (آہستہ سے) اور رکوع کے بعد اطمینان سے سیدھا کھڑا ہونا۔

سجدہ کی بارہ سنتیں ۱) سجدہ میں جاتے وقت تکبیر کہنا ۲) سجدہ میں پہلے دونوں گھٹنوں کو رکھنا ۳) پھر دونوں ہاتھوں کو رکھنا ۴) پھر ناک رکھنا ۵) پھر پیشانی ۶) سجدہ میں سر دونوں ہاتھوں کے درمیان رکھنا ۷) سجدہ میں پیٹ کو رانوں سے الگ رکھنا اور پہلوؤں کو بازوؤں سے الگ رکھنا ۸) کہنیوں کو زمین سے الگ رکھنا ۹) سجدہ میں تین بار سبحان ربی الاعلیٰ پڑھنا ۱۰) سجدہ سے اٹھنے کی تکبیر کہنا ۱۱) سجدہ سے اُٹھنے میں پہلے پیشانی، پھر ناک، پھر ہاتھوں کو پھر گھٹنوں کو اٹھانا ۱۲) دونوں سجدوں کے درمیان اطمینان سے بیٹھنا۔

قعدہ کی تیرہ سنتیں ۱) دائیں پیر کو کھڑا رکھنا اور بائیں پیر کو بچھا کر اس پر بیٹھنا ۲) دونوں ہاتھوں کو رانوں پر رکھنا ۳) تشہد میں **اشھد ان لا الٰہ** پر شہادت کی اُنگلی کو اٹھانا اور **الّا اللّٰہ** پر جھکا دینا ۴) قعدۂ اخیرہ میں درود شریف پڑھنا ۵) درود شریف کے بعد دُعائے ماثورہ اُن الفاظ میں جو قرآن وحدیث کے مشابہ ہوں پڑھنا ۶) دونوں طرف (دائیں بائیں) سلام پھیرنا ۷) سلام کی ابتداء داہنی طرف سے کرنا ۸) امام کو مقتدیوں، فرشتوں اور صالح جنّات کی نیت کرنا ۹) مقتدی کو امام، فرشتوں اور صالح جنّات اور دائیں بائیں مقتدیوں کی نیت کرنا ۱۰) منفرد کو صرف فرشتوں کی

نیت کرنا ۱۱) مقتدی کو امام کے ساتھ ساتھ سلام پھیرنا ۱۲) دوسرے سلام کی آواز کو پہلے سلام کی آواز سے پست کرنا ۱۳) مسبوق کو امام کے فارغ ہونے کا انتظار کرنا۔

فرائض نماز ۱) تکبیر تحریمہ ۲) قیام ۳) قراءت (قرآن شریف میں سے کوئی سورۃ یا آیت پڑھنا) ۴) رکوع کرنا ۵) دونوں سجدے کرنا ۶) قعدۂ اخیرہ میں التحیات کی مقدار بیٹھنا۔

اگر مندرجہ بالا چیزوں میں سے کوئی بھی چھوٹ جائے تو نماز نہیں ہوگی، دوبارہ پڑھنی ہوگی۔

عورتوں کی نماز میں خاص فرق ۱) عورت تکبیر تحریمہ کہتے وقت دونوں ہاتھوں کو کندھوں تک اُٹھائے۔ لیکن ہاتھوں کو دوپٹے سے باہر نہ نکالے۔ ۲) سینے پر ہاتھ باندھے اور داہنے ہاتھ کی ہتھیلی بائیں ہاتھ کی ہتھیلی کی پُشت پر رکھ دے۔ مردوں کی طرح چھنگلیا اور انگوٹھے سے گٹے کو نہ پکڑے۔ ۳) رکوع میں کم جُھکے اور دونوں ہاتھوں کی اُنگلیاں مِلا کر گھٹنوں پر رکھ دے، اُنگلیوں کو کشادہ نہ کرے۔ دونوں بازو پہلو سے خوب ملائے رکھے اور دونوں پیروں کے ٹخنے بالکل مِلا دے۔ ۴) سجدہ میں پیر کھڑے نہ کرے بلکہ داہنی طرف کو نکال دے اور خوب سمٹ کر اور دب کر سجدہ کرے کہ پیٹ کو رانوں سے اور بازو دونوں پہلوؤں سے مِلا دے اور کہنیوں کو زمین پر رکھ دے۔ ۵) قعدہ میں بائیں طرف بیٹھے اور دونوں پاؤں داہنی طرف نکال دے اور رانوں پر دونوں ہاتھوں کو رکھ دے اور ہاتھوں کی انگلیاں خوب مِلا کر رکھے۔

(پیارے نبی کی پیاری سنتیں)

نکاح برکت کا ذریعہ ہے

دلیل: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"تزوجوا النساء یأتینکم بالاموال"

ترجمہ: ''عورتوں سے شادی کرو، وہ تمہارے پاس مالوں (خیر و برکت) کو لائیں گی۔''

ملفوظات

حضرت محی السنۃ مولانا شاہ ابرار الحق صاحب قدس اللہ سرہٗ

ارشاد فرمایاکہ اصلاح نفس میں ہمت سے کام لے اور ارادہ کرلے کہ مثلاً بدنگاہی سے نفس کے روکنے میں جان بھی چلی جاوے گی تو بھی نامحرم عورت یا امرد حسین کو نہ دیکھوں گا اس ارادہ اور ہمت پر حق تعالیٰ کا فضل ہوتا ہے۔ اور اگر کوتاہی ہوجائے فوراً توبہ تلافی کرے یہ نہیں کہ گندگی میں پڑا رہے۔ صاف کپڑا پہن کر جمعہ کو نکلے کسی بچے نے روشنائی لگادی دل کس قدر پریشان ہوگا۔ بار بار کھٹک ہوگی اور یہ سیاہی تو کپڑے میں لگنے سے دل کا یہ حال ہے اور گناہوں سے تو براہ راست دل پر سیاہی لگتی ہے ہر گناہ سے دل پر سیاہ نقطہ لگنے سے دل کی پریشانی کا کیا حال ہوگا۔ حدیث شریف میں ہے کہ ہر گناہ سے دل پر سیاہ نقطہ لگتا ہے پھر اگر توبہ کرلے تو مٹ جاتا ہے ورنہ سیاہی بڑھتے بڑھتے تمام دل سیاہ ہوجاتا ہے۔ تمام عمر مجاہدہ میں لگا رہے انشاء اللہ تعالیٰ ضرور کامیابی ہوگی۔ مربی کو اطلاع حال کرتا رہے اور وہاں سے جو مشورہ ملے اسکی اتباع کرتا رہے بس کچھ ہی دن میں انشاء اللہ بیڑا پار ہوگا۔

نہ چت کرسکے نفس کے پہلواں کو — تو یوں ہاتھ پاؤں ڈھیلے نہ ڈالے
ارے اس سے کشتی تو ہے عمر بھر کی — کبھی وہ دبالے کبھی تو دبالے
جو ناکام ہوتا رہے عمر بھر بھی — بہر حال کوشش کو عاشق نہ چھوڑے
یہ رشتہ محبت کا قائم ہی رکھے — جو سو بار ٹوٹے تو سو بار جوڑے

ارشاد فرمایاکہ توبہ کرنے والا ایسا ہوتا ہے جیسے کہ اس نے گناہ کیا ہی نہ تھا۔ **التائب من الذنب کمن لا ذنب لہٗ** پس قیامت کے دن اگر کاملین نہ ہوں گے تو تائبین میں ہونا بھی بڑی دولت ہے لہٰذا توبہ کا اہتمام بہت ضروری ہے اور توبہ کے وقت اس گناہ کے ترک کا قوی ارادہ کرلے اور خدائے تعالیٰ سے استقامت کی دعا بھی کرے۔

ارشاد فرمایاکہ بدن کے دانوں اور پھنسیوں پر صرف مرہم لگانے سے وقتی طور پر دانے کم ہو جاویں گے اور عارضی سکون ہو جائے گا مگر پھر اس سے بھی زیادہ دانے نکل آئیں گے لیکن مصفی خون دواؤں سے خون صاف کر دیا جائے تو پھر صحت ہو جاتی ہے اسی طرح روحانی بیماری کا حال ہے۔نماز میں غفلت کرنے والے کو عارضی نمازی بنانے سے کام نہیں چلے گا اس کے اندر خوف خدا پیدا کرنے کی سعی کیجاوے جب اندر سے غفلت دور ہو کر خوف پیدا ہو جاوے گا تو پھر مستقل اور دائمی فرمانبرداری نصیب ہو جائے گی۔اور یہ خوف اہل اللہ کی صحبت سے ملتا ہے۔

دل میں اگر حضور ہو سر تیرا خم ضرور ہو
جس کا نہ کچھ ظہور ہو وہ عشق عشق ہی نہیں

پس مرہم لگانے کے لئے تو مریض جلد راضی ہو جاتا ہے اور عارضی سکون اور وقتی راحت بھی مل جاتی ہے اور مصفی خون کی کڑوی دواؤں سے ہر شخص گھبراتا ہے لیکن چند دن تلخ دواؤں کی تکلیف سبب دائمی راحت کا ہوگا۔بس آخرت کی دائمی راحت کے لئے روح کا علاج کسی اہل اللہ سے کرالینا چاہئے اور مجاہدات کی تلخیوں کو برداشت کر لینا چاہئے پھر راحت ہی راحت ہے۔چین ہی چین ہے۔

رہ عشق میں ہے تگ و دو ضروری — کہ یوں تا بہ منزل رسائی نہ ہوگی
پہنچنے میں حد درجہ ہوگی مشقت — تو راحت بھی کیا انتہائی نہ ہوگی

ارشاد فرمایاکہ جب کار اسٹاٹ نہیں ہوتی تو بیاٹری چارج کراتے ہیں اسی طرح جب دین کی کار یعنی قلب کی ہمت کمزور ہو جانے سے نہ چلے تو کسی اللہ والے سے اس کی بیاٹری چارج کرالو پھر چلنے لگے گی۔

ارشاد فرمایاکہ دنیا میں ہم ہر چیز بڑھیا پسند کرتے ہیں امرود عمدہ ہو، کیلا عمدہ ہو، مکان عمدہ ہو، لیکن وضو عمدہ اور نماز عمدہ ہو اس کی فکر نہیں اور وضو اور نماز عمدہ ہوتی ہے ان کی سنتوں کی پابندی سے امرود کا باطن تو اچھا ہو لیکن اس کے اوپر داغ ہو آپ نہیں پسند کرتے پس مسلمان کا ظاہر بھی عمدہ ہو

اور باطن بھی عمدہ ہو۔ ظاہر بھی وضع قطع صلحاء سے آراستہ ہو اور باطن بھی۔ زمانہ ہو گیا وضو کرتے اور نماز پڑھتے مگر سنتیں وضو اور نماز کی معلوم نہیں الّا ماشاء اللہ اور دماغ کا یہ حال ہے کہ موٹر کو کھول کر ہر چیز علیحدہ کر دیا اور صاف کر کے پھر سب کو فٹ کر دیا جنرل اسکوٹر کی ہزاروں چیزیں از بر یاد کہ کون چیز کہاں ہے گاہک نے مانگی اور فوراً ہاتھ وہاں پہنچا مگر افسوس کہ آخرت کے معاملہ میں اس دماغ اور حافظہ کو استعمال ہی نہیں کیا کہ وضو اور نماز کی تمام سنتوں کو اور سونے جاگنے چلنے پھرنے کھانے پینے کی تمام سنتوں اور دعاؤں کو سیکھتے۔

اے کہ تو دنیا میں اتنا چست ہے
دین میں کیوں آخر اتنا سُست ہے

اگر ایک سنت ایک دن میں یاد کریں تو ۳۶۰ دن میں ۳۶۰ سنتیں یاد ہو جائیں گی۔

(مجالسِ ابرار)

ختمِ قرآن کے وقت دعا

سلفِ صالحین کا شروع سے معمول چلا آتا ہے کہ وہ ختمِ قرآن کے وقت دعا کرتے ہیں یہ معمول صحابہ کرام کے عمل سے ماخوذ ہے۔

حضرت قتادہؒ فرماتے ہیں کہ حضرت انس ابن مالکؓ جب قرآن کریم ختم کرتے تو اپنے اہل و عیال کو جمع کرتے اور دعا فرماتے۔ اور فرماتے "فان الرحمة منزل عند ختم القرآن"۔ ختم قرآن کے وقت رحمت نازل ہوتی ہے۔

(تفسیر قرطبی جلد:۱)

روزہ کی حکمتیں

حکیم الاسلام حضرت مولانا قاری محمد طیب صاحب رحمۃ اللہ علیہ

بسم اللہ الرّحمٰن الرّحیم ان الشیطان لکم عدّو فاتّخذوہ عدّوا ۔ یعنی شیطان دشمن ہے اس کو دشمن ہی سمجھو۔ وہ نہ انسان کا دین دیکھ سکتا ہے اور نہ اس کی عزت اور وقار دیکھ سکتا ہے شیطان کے راستے تو مختلف ہیں۔ کبھی وہ شہوت بطن کے ذریعہ سے آتا ہے تاکہ کھانے پینے میں حرام وحلال کا امتیاز نہ رہے اور حرص بڑھ جائے اور جب حرص بڑھ جاتا ہے تو آدمی جائز اور ناجائز کی پروانہیں کرتا۔ اور یا پھر شہوتِ فرج کے ذریعہ آتا ہے کیوں کہ آدمی اس میں مغلوب ہوجاتا ہے اور ایسا طریقہ ڈالتا ہے کہ وہ اس پر مجبور ہوتا ہے۔ دفعتاً یوں نہیں کہے گا کہ تو فلاں سے بدکاری کر بلکہ دینی پیرایہ میں ایسے اسباب پیدا کرے گا کہ آدمی اس نتیجہ پر خود بخود پہنچ جائے۔ تو یہ دو چیزیں شہوتِ بطن اور شہوتِ فرج تباہ کُن ہیں۔

اور رمضانِ شریف میں ان دونوں پر پابندی عائد ہوجاتی ہے اِدھر تو کھانا پینا بند ہوگیا تو نفس کے اندر وہ جو ہیجان تھا اس میں کمی ہوگئی اس لئے کہ یہ ساری بدعملیاں پیٹ بھرنے کی نتیجہ ہیں۔ جب آدمی کا پیٹ ہی نہیں بھرے گا اور قوّت کمزور ہوجائے گی تو یہ ہیجان کہاں سے اُبھریں گے تو اِدھر ان دونوں قوّتوں کو کمزور کردیا۔ شہوتِ بطن پر ایک وقت کا کھانا پینا بند کیا اور شہوتِ فرج کا جو جائز طریقہ تھا دن میں اس سے بھی روک دیا تو ناجائز تک آدمی کیا پہنچے۔

یہی دو راستے تھے ان دونوں پر پہرہ بٹھا دیا اس سے آدمی کے قلب کے اندر ایک تزکیہ پیدا ہوگیا اور اس سے نورانیت پیدا ہوی یہ سب رمضان کی برکت ہے سوچا جائے تو معلوم ہوگا کہ دین کے بارے میں آدمی کے چار دشمن ہیں جو دین پر قائم رہنے نہیں دیتے سب سے پہلے دشمن تو انسان کا نفس ہے جو اندر موجود ہے اور وہ محل ہے جذبات اور خواہشات کا۔ اس لئے خواہشاتِ نفس میں

مبتلا ہوکر آدمی دین کو چھوڑ دیتا ہے اس کے بارے میں حدیث شریف میں فرمایا گیا کہ سب سے بڑا تمہارا دشمن وہ ہے جو تمہارے پہلوؤں کے درمیان بیٹھا ہوا ہے یعنی تمہارا نفس۔ نفسانی خواہشات میں مبتلا ہوکر آدمی دین سے الگ اور بے زار ہوتا ہے تو یہ دشمن اندرونی دشمن ہے اور باہر کا دشمن شیطان ہے اس سے دوستی مت کرو سانپ بچھو سے تو دوستی ہوسکتی ہے مگر شیطان سے نہیں ہوسکتی۔ اس لئے کہ یہ زیادہ سے زیادہ کاٹ کھائیں گے مگر شیطان انسان کی جان اور اس کی عزت اور آبرو کا دشمن ہے اور اس کے مال کا بھی دشمن ہے وہ ہمیشہ ایسی ہی چیزیں پیدا کرتا ہے کہ جس سے آدمی ذلیل ہوجائے۔ تیسرے دشمن کفار ہیں جو دین کے بارے میں شکوک اور طرح طرح کے وساوس واعتراضات پیدا کرتے ہیں۔ جب آدمی کے اندر علم کم ہوتا ہے تو وہ ان اعتراضات وشکوک میں مبتلا ہوجاتا ہے۔ اور معاذ اللہ وہ دین میں کچھ خرابی محسوس کرنے لگتا ہے۔

اور چوتھے دشمن منافقین ہیں کہ نام تو اسلام کا لیتے ہیں اور پھر اسلام کی تخریب کرتے ہیں اسی لئے ان کو اعداء اللہ کہا گیا تو جب یہ اللہ کے دشمن ہیں تو دین کے بھی دشمن ہیں اور جب دین کے دشمن ہیں تو دینداروں کے بھی دشمن ہیں۔

ماہِ رمضان المبارک میں ان چاروں پر پابندی عائد ہوجاتی ہے نفس کی خواہشات تو اسی وقت ظاہر ہوں گی جبکہ پیٹ بھرا ہوا ہے۔ اور بیرونی دشمن شیطان اسکے بارے میں فرمایا گیا کہ رمضان میں شیاطین بند کردئے جاتے ہیں یعنی ان کو چھوٹ نہیں رہتی کہ جس طرح چاہے تشویش پیدا کریں۔ اور جب آدمی بھوکا پیاسا رہے تو مجلس آرائی کہاں سے ہوگی۔ کفار اور منافقین سے بھی سابقہ کم پڑے گا اس کا راستہ بند ہوا تو رمضان آکر چاروں دشمنوں کو مغلوب کردیتا ہے اور جب یہ مغلوب ہوگئے تو نفس کمزور ہوگیا اور نفس جتنا کمزور ہوگا روح میں اتنی ہی قوت پیدا ہوگی۔ جب نفس کی خواہشات میں کمزوری آتی ہے تو آدمی روحانیت کی طرف متوجہ ہوتا ہے اور عبادت اور طاعت کرتا ہے۔ (مجالسِ حکیم الاسلام)

نفس سے کام لینے کا طریقہ

حکیم الامت مجدد الملت حضرت مولانا محمد اشرف علی تھانوی نور اللہ مرقدہٗ

ہر مسلمان جانتا ہے کہ گناہ بُرا ہے تو کم از کم مہینہ بھر کے لئے تو گناہ چھوڑ دو مگر اس کا یہ مطلب نہیں کہ اس مہینہ کے بعد گناہ کرنے کی اجازت ہے بلکہ نفس سے وعدہ لینا چونکہ مشکل ہے اس واسطے میں نے یہ کہا کہ ایک مہینے کے لئے گناہ نہ کرنے کا عہد کرلو۔ اس میں آسانی ہوتی ہے اور ہمیشہ کے لئے تنبہ ہو جاتا ہے۔ بعض نے اپنے نفس کو اسی طرح ایک ایک گھنٹہ دو دو گھنٹہ کا وعدہ لے کر بہلایا اور ذکر میں مشغول کیا ہے نفس جتنا شریر ہے اتنا ہی بھولا ہے اس کو شیطان نے شریر بنا رکھا ہے گو بزرگوں کے سامنے شیطان بھی بہت عاجز و پریشان ہوتا ہے اور اس کی عقل بھی چرخ ہو جاتی ہے۔ امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کے پاس ایک شخص آیا نہایت ہی پریشان اور کہا کہ میں نے اپنا خزانہ ایک جگہ دفن کر دیا تھا اور اب مجھے یاد نہیں رہا کہ میں نے کہاں دفن کیا تھا آپ نے فرمایا کہ تو گھر جا کر نفلیں شروع کر دے اور پکا ارادہ کرلے کہ جب تک یاد نہ آئے گا برابر نفلوں میں مشغول رہوں گا انشاء اللہ تعالیٰ مل جائے گا۔ امام صاحب کا ذہن اس طرف گیا کہ شیطان نے اس کو بھلا دیا ہے۔ اور جب یہ نفلیں شروع کرے گا تو شیطان کو اس طاعت میں مشغول ہونے سے سخت رنج ہوگا اور وہ زیادہ دیر تک اس میں مشغول نہ رہنے دے گا اس لئے وہ فوراً یاد دلا دے گا چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ تو اہل اللہ کے سامنے اس کی عقل بالکل چرخ ہے۔ البتہ ہم جیسوں پر اس کا بہت زور ہے اور یہ ایسا گھاگ ہے کہ جب یہ مردود ہوا ہے تو لاغوینّ کے ساتھ **الا عبادك منهم المخلصين** بھی کہہ دیا تاکہ بات ہیٹی نہ ہو۔ حاصل یہ کہ شیطان کو بھی دھوکہ ہو جاتا ہے۔ لیکن نفس کو بہت ہی زیادہ ہوتا ہے کیونکہ نفس ہر ایک کا علیحدہ ہے اور کم عمر ہے تو گویا وہ بچہ ہے کہ شریر بھی اور بھولا بھی کیونکہ بچوں میں یہی دو صفتیں ہوتی ہیں۔ چنانچہ شریر بچوں کی حکایت یاد آئی ایک مرتبہ میاں جی کے بتاشے آئے اس کو خیال ہوا کہ کھلے رکھوں گا تو لڑکے کھا جائیں گے اس لئے بدھنے میں بھر کر اس کا منہ آٹے سے

بند کردیا۔ایک وقت جو میاں جی کہیں گئے تو لڑکوں نے مشورہ کر کے بدھنے کی ٹونٹی میں پانی بھرا اور خوب شربت بنا کر پیا کسی نے خوب کہا ہے

والنفس کالطفل ان تهمله شب علی　　حب الرضاع وان تفطمه ینفطم

کہ نفس کی حالت بچے کی سی ہے کہ اگر دودھ نہ چھڑاؤ تو دس برس کی عمر تک بھی دودھ مانگے گا اور اگر چھڑا دو تو چھوڑ دے گا۔ اس لئے ایک بزرگ نے اس سے یہ صلح کر لی تھی کہ ایک گھنٹہ ذکر کر لو۔اس کے بعد پھر ایک گھنٹہ کے لئے اسی طرح مدتوں مشغول رہے۔ایک اور بزرگ کا واقعہ لکھا ہے کہ ان کو حلوا بہت مرغوب تھا تو اپنے نفس سے کہتے کہ دس رکعتیں پڑھ لو تو پھر حلوا کھالینا چنانچہ پھر حلوا کھلا دیتے ہمارے حضرت فرمایا کرتے تھے کہ نفس کو خوب کھلاؤ پلاؤ۔اس سے خوب کام لو کہ ع　کہ مزدور خوشدل کند کار بیش۔ واللہ یہ حکمت آب زر سے لکھنے کے قابل ہے اور حضرت کی ان حکمتوں کے دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ طبیب کامل تھے کیونکہ ہماری حالت یہ ہے کہ اگر کچھ دیتے رہو تو کام کرتا رہے گا ورنہ نہیں۔ ہاں! اتنا بھی نہ دو کہ شریر ہو جائے۔غرض نہ اتنا کم دو کہ ضعیف ہو کر کام کرنے کے قابل بھی نہ رہے اور نہ اس قدر زیادہ دو کہ وہ بالکل ہی شریر ہو جائے۔ ہمارے تمام حضرات کا طریقہ یہی ہے کہ سہولت سے کام ہو جائے۔حضرت مولانا گنگوہیؒ سے ایک شخص نے پوچھا کہ ذکر میں نیند بہت آتی ہے۔فرمایا علاج یہ ہے کہ تکیہ رکھ کر سو رہا کرو جب نیند بھر جائے پھر اٹھ کر کام میں لگ جاؤ اللہ اکبر کس قدر آسانی ہے اور پھر یہ کہ مقصد میں کامیابی بھی ہوتی ہے۔ یہ محض اس کی بدولت ہے کہ ان حضرات کا سلسلہ بالکل سنت کے موافق اور یہ سب حضرات نہایت درجہ سنت کے متبع ہیں۔تو چونکہ اس سلسلے میں اتباع سنت ہے، اس لئے اس میں لوگوں کو کامیابی تھوڑی سے توجہ میں ہو جاتی ہے تو یہ بزرگ جن کی حکایت بیان کی ان کی عادت سے بھی یہی معلوم ہوتا ہے کہ توسع کرنے دیتے۔ہاں معاصی سے سخت روکنا چاہئے۔اب بعض تو یہاں تک وسعت کرتے ہیں کہ گناہ والے چیزوں کو بھی نہیں چھوڑتے اور بعض اس قدر تنگی کرتے ہیں کہ جائز چیزوں کو بھی چھوڑ دیتے ہیں حالانکہ مآل دونوں کا خراب ہے۔(مفاسدِ گناہ)

❋❋❋❋❋❋❋❋❋

سیرت خاصان حق

اللہ کے شیروں کو آتی نہیں روباہی

(دوسری قسط)

حضرت سعید ابن جبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی نڈر بے باکی پر حجاج ابن یوسف ثقفی غصہ سے بیتاب ہو گیا۔ جلاد کو حکم دیا کہ اسے لے جاؤ اور قتل کر دو۔ اس وقت حاضرین میں سے ایک شخص بے قابو ہو کر اس معدنِ علم و فضل کی مصیبت پر رونے لگا۔ حضرت سعید بن جبیر نے فرمایا: ''بھائی روتے کیوں ہو ہر بات کو اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے پھر یہ آیت پڑھی: **ماا صاب من مصيبة فى الارض ولا فى انفسكم الا فى كتٰب من قبل ان نبراها۔**

(زمین میں جو مصیبتیں بھی پہنچتی ہیں۔ یا تمہارے نفسوں پر وارد ہوتی ہیں ان کے پیدا ہونے سے قبل کتاب میں لکھی ہیں۔)

اس کے بعد اپنے لڑکے کو آخری بار دیکھنے کے لئے بُلا بھیجا۔ وہ آئے تو بے اختیار رونے لگے۔ سعید نے انہیں صبر کی تلقین کی اور کہا: ''بیٹے اس سے زیادہ تیرے باپ کی زندگی تھی ہی نہیں۔ رونے سے کیا ہو گا۔''

اب جلاّد نے انہیں مقتل کی طرف کھینچا۔ حضرت سعید بن جبیر کھلکھلا ہنس پڑے۔ حجاج نے کہا اسے واپس لاؤ۔ جب پھر حجاج کے سامنے آئے تو اس نے پوچھا: ''تم کس بات پر ہنسے؟''

سعید نے جواب دیا: "**عجبت من جرأتك على الله وحلم الله عليك**" (خدا کے مقابلے میں تیری جرأت اور تیری نسبت خدا کا عفو و حلم دیکھ کر مجھے تعجب ہوا)

حجاج اس فقرے کو سن کر اور بھڑک اٹھا اور جلاّد کو حکم دیا اسے میرے سامنے قتل کرو۔

جلاّد نے چمڑا بچھا دیا۔ حضرت سعید بھی سر کٹانے کے لئے مستعد ہو گئے اور قبلہ رو ہو کر یہ آیت پڑھی:

انی وجهت وجهی للذی فطر السموٰات والارض حنیفا وما انا من المشرکین۔

(میں نے سب سے یکسو ہو کر اپنے تئیں اسی ذات کی طرف متوجہ کیا جس نے آسمان و زمین بنائے، ایک طرف کا ہو کر اور میں مشرکوں میں سے نہیں ہوں۔)

حجاج نے حکم دیا اس کا منہ قبلے کی طرف سے پھیر دو۔

حضرت سعید کی زبان پر قرآن حکیم کے یہ الفاظ جاری ہو گئے:

فاینما تولّوا فثمّ وجه الله

(جدھر تم رُخ کرو گے اُدھر اللہ کی ذات ہے)

اب حجاج نے حکم دیا اسے منہ کے بل لٹا دو۔

سعید خود ہی اوندھے لیٹ گئے اور اس آیت کی تلاوت کی:

منها خلقناکم وفیها نعیدکم ومنها نخرجکم تارةً اخریٰ۔

(ہم نے اسی (زمین) سے تم کو پیدا کیا اور اسی میں تم کو لوٹائیں گے اور اسی سے ایک دفعہ پھر نکالیں گے)

حجاج اب سخت مشتعل ہو گیا۔ اس نے چلّا کر جلاد کو حکم دیا "اس کا سر فوراً قلم کر دو۔"

سعید نے اس وقت بارگاہِ رب العزت میں دعا مانگی "بار الہٰا میرے قتل کے بعد اس ظالم کو کسی اور کے قتل پر قادر نہ کرنا" ___ پھر کلمۂ شہادت پڑھا **اشهد ان لا الٰه الا الله وحدهٗ لا شریك لهٗ واشهد ان محمداً عبدهٗ ورسولهٗ** ___ ابھی کلمۂ شہادت زبان پر جاری تھا کہ جلاد کی تلوار گردن پر پڑی اور سرِ تنِ مبارک سے جدا ہو گیا۔

بنا کردند خوش رسمے بخاک وخون غلطیدن
خدا رحمت کند ایں عاشقانِ پاک طینت را

شہادت کے بعد جسمِ مبارک سے خون کے فوارے چھوٹنے لگے۔ حجاج کو اتنا خون نکلنے سے بہت تعجب ہوا، اپنے طبیب خاص سے اس کی وجہ دریافت کی، اس نے کہا:

دوسرے لوگوں کا خون قتل کا حکم سنتے ہی خشک ہو جاتا ہے لیکن سعید کی طبیعت بالکل مطمئن تھی اور قتل کا خوف بالکل ان کے دل میں نہ تھا اسی لئے ان کے جسم سے خلافِ معمول زیادہ خون نکلا۔

خدایا ثقیف کے ظالم سے سعید کے قتل کا انتقام لے۔ خدا کی قسم دنیا کے تمام باشندے بھی سعید کے قتل میں شریک ہوتے تو خدا ان سب کو منہ کے بل جہنم کے آگ میں جھونک دیتا۔

اس واقعہ کے بعد حجاج تھوڑا عرصہ ہی زندہ رہا۔ اس کے معدے میں کیڑے پڑ گئے جسم میں سردی سما گئی اور عجیب وغریب دماغی عارضہ ہو گیا۔ اکثر بے ہوشی کے دورے پڑتے تھے بے ہوشی کی حالت میں یا رات کے خواب میں سعید بن جبیر اسے نظر آتے جو پوچھتے ''فاسق تو نے مجھے کس جرم کی پاداش میں قتل کیا؟ چونک کر کہتا ''میرا سعید سے کیا تعلق؟''

غرض اسی طرح نہایت کرب والم کے عالم میں ۹۵ھ میں راہی عدم ہوا!! اللہ تعالیٰ نے مردِ صالح سعید بن جبیر کی دعا کو شرفِ قبولیت بخشا اور ان کی شہادت کے بعد حجاج کسی شخص کے قتل پر قادر نہ ہو سکا۔

''حضرت عمر بن عبدالعزیزؒ نے حجاج کو اس کے مرنے کے بعد خواب میں دیکھا کہ وہ بدبودار مردار کی صورت میں ہے۔ انہوں نے اس سے پوچھا کہ اللہ نے تیرے ساتھ کیا سلوک کیا۔ اس نے کہا کہ اللہ نے مجھ کو ہر مقتول کے عوض میں جس کو میں نے قتل کیا تھا ایک ایک دفعہ قتل کیا لیکن سعید بن جبیر کے بدلے میں مجھ کو ستر مرتبہ قتل کیا گیا۔''

''اگر کہا جائے کہ اس میں کیا حکمت ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حجاج کو ہر اس شخص کے بدلے میں جس کو اس نے قتل کیا ایک مرتبہ قتل کیا اور سعید بن جبیر کے لئے ستر دفعہ قتل کیا حالانکہ حجاج نے عبداللہ بن زبیرؓ کو بھی قتل کیا تھا جو صحابی تھے اور سعید بن جبیر تابعی تھے اور صحابی تابعی سے افضل ہوتا ہے، تو اس کا جواب یہ ہے کہ حجاج نے جب عبداللہ بن زبیرؓ کو قتل کیا۔ ہے تو علم میں کے ان مثل بہت سے صحابہ موجود تھے جیسے عبداللہ بن عمرؓ اور انسؓ بن مالک وغیرہ۔ لیکن جب سعید بن جبیر کو قتل کیا ہے تو کوئی نظیر ان کا موجود نہ تھا اور اکثر مصنفین نے ذکر کیا ہے کہ جب حضرت حسن بصریؒ کو سعید بن جبیر کے قتل ہونے کی خبر ہوئی تو انہوں نے فرمایا، خدا کی قسم سعید بن جبیر دنیا سے ایسے

وقت میں اٹھے کہ جب تمام دنیا مشرق سے لے کر مغرب تک ان کے علم کی محتاج ہے۔ یہ وجہ تھی کہ ان کے قتل کی وجہ سے حجاج پر زیادہ عذاب ہوا۔"

حضرت سعید کو شہر واسط میں سپردِ خاک کیا گیا۔ انہوں نے اپنے پیچھے تین لڑکے چھوڑے ،عبداللہ، محمد اور عبدالملک۔

ابنِ سعد نے حضرت سعید کا حلیہ اس طرح لکھا ہے:

رنگ سیاہ، سر اور داڑھی کے بال سفید، خضاب لگانا پسند نہ کرتے تھے۔ کسی نے وسمہ کے خضاب کے بارہ میں پوچھا، فرمایا، اللہ تو بندہ کے چہرے کو نور سے روشن کرتا ہے اور بندہ اس کو سیاہی سے بجھا دیتا ہے۔

حافظ ذہبیؒ نے تذکرۃ الحفاظ میں بیان کیا ہے کہ سعید بن جبیر عمامہ باندھا کرتے تھے اور پیچھے کی طرف ایک بالشت شملہ چھوڑ دیا کرتے تھے۔

ان کے ارشد تلامذہ میں دو صاحبزادوں عبداللہ اور عبدالملک کے علاوہ ابو اسحٰق سبیعیؒ، عطاء بن سائبؒ، اشعث بن ابی الشعثا، طلحہ بن مصرف، عبدالملک بن سلیمانؒ، ابوالزبیر مکیؒ اور آدم بن سلیمانؒ جیسے اکابرِ امت شامل ہیں۔ (یہ تیرے پُراسرار بندے)

ختمِ قرآن کے وقت دعا

سلفِ صالحین کا شروع سے معمول چلا آتا ہے کہ وہ ختمِ قرآن کے وقت دعا کرتے ہیں یہ معمول صحابہؓ کرام کے عمل سے ماخوذ ہے۔

حضرت قتادہؒ فرماتے ہیں کہ حضرت انس ابن مالکؓ جب قرآن کریم ختم کرتے تو اپنے اہل و عیال کو جمع کرتے اور دعا فرماتے۔ اور فرماتے "فان الرحمة منزل عند ختم القرآن"۔ ختم قرآن کے وقت رحمت نازل ہوتی ہے۔

(تفسیر قرطبی جلد:۱)

ضروری مسائل

زکوٰۃ کا بیان

حکیم الامت مجدد الملت حضرت مولانا محمد اشرف علی تھانوی نور اللہ مرقدہٗ

مسئلہ:۔ جس کے پاس ساڑھے باون تولہ یا ساڑھے سات تولہ سونا ہو اور ایک سال تک باقی رہے تو سال گذرنے پر اس کی زکوٰۃ دینا واجب ہے۔

مسئلہ:۔ سونے چاندی کے زیور اور برتن اور سچا گوٹہ سب پر زکوٰۃ واجب ہے چاہے پہنتا رہتا ہو یا بند رکھے ہوں اور کبھی نہ پہنتا ہو۔ غرض کہ چاندی سونے کی ہر چیز پر زکوٰۃ واجب ہے۔ البتہ اگر اتنی مقدار سے کم ہو جو اُوپر بیان ہوئی تو زکوٰۃ واجب نہ ہوگی۔

مسئلہ:۔ کسی کے پاس نہ تو پوری مقدار سونے کی ہے نہ پوری چاندی کی بلکہ تھوڑا سونا ہے تھوڑی چاندی تو اگر دونوں کی قیمت ملا کر ساڑھے باون تولے چاندی کے برابر ہو جاوے یا ساڑھے سات تولے سونے کے برابر ہو جاوے تو زکوٰۃ واجب ہے اور اگر دونوں چیزیں اتنی تھوڑی تھوڑی ہیں کہ دونوں کی قیمت نہ اتنی چاندی کے برابر۔ ہے نہ اتنے سونے کے برابر تو زکوٰۃ واجب نہیں اور اگر سونے اور چاندی دونوں کی پوری مقدار ہے تو قیمت لگانے کی کوئی ضرورت نہیں۔

مسئلہ:۔ سونے چاندی کے سوا اور جتنی چیزیں ہیں جیسے لوہا، تانبا، پیتل، گلٹ رانگا وغیرہ اور ان چیزوں کے بنے ہوئے برتن وغیرہ اور کپڑے جوتے اور اسکے سوا جو کچھ اسباب ہو اس کا حکم یہ ہے کہ اگر اس کو بیچتا اور سوداگری کرتا ہے تو دیکھو کہ وہ اسباب کتنا ہے۔ اگر اتنا ہے کہ اس کی قیمت ساڑھے باون تولہ چاندی یا ساڑھے سات تولہ سونا کے برابر ہے تو جب سال گزر جائے تو سوداگری کے اسباب میں زکوٰۃ واجب ہے اور اگر اتنا نہ ہو تو اس میں زکوٰۃ واجب نہیں۔ اور اگر وہ مال سوداگری کے لئے نہیں ہے تو اس میں زکوٰۃ واجب نہیں چاہے جتنا مال ہو اگر ہزاروں روپے کا مال ہو تب بھی زکوٰۃ واجب نہیں۔

مسئلہ:۔ گھر کا اسباب جیسے پتیلی، دیکچہ، بڑی دیگ، سینی، لگن اور کھانے پینے کے برتن اور رہنے سہنے کا مکان اور پہننے کے کپڑے سچے موتیوں کا ہار وغیرہ ان چیزوں میں زکوٰۃ واجب نہیں

چاہے جتنا ہو۔اور چاہے روزمرہ کے کام میں آتا ہو یا نہ آتا ہو کسی طرح زکوٰۃ واجب نہیں۔ہاں اگر سوداگری کا اسباب ہو تو پھر اس میں زکوٰۃ واجب ہے،خلاصہ یہ کہ سونے چاندی کے سوا اور جتنا مال واسباب ہو اگر وہ سوداگری کا اسباب ہے تو زکوٰۃ واجب ہے نہیں تو اس میں زکوٰۃ واجب نہیں ہے۔

مسئلہ:۔ کسی کے پاس دس پانچ گھر ہیں ان کو کرایہ پر چلاتا ہے تو ان مکانوں پر بھی زکوٰۃ واجب نہیں چاہے جتنی قیمت کے ہوں۔ایسے ہی اگر کسی نے دو چار سو روپے کے برتن خرید لئے اور ان کو کرایہ پر چلاتا رہتا ہے تو اس پر بھی زکوٰۃ واجب نہیں۔غرض کہ کرایہ پر چلانے سے مال میں زکوٰۃ واجب نہیں ہوتی۔

مسئلہ:۔ سوداگری کا مال وہ کہلائے گا جس کو اسی ارادے سے مول لیا ہو کہ اسکی سوداگری کریں گے تو اگر کسی نے اپنے گھر کے خرچ کے لئے یا شادی وغیرہ کے خرچ کے لئے چاول مول لئے پھر ارادہ ہوگیا کہ لاؤ اسکی سوداگری کرلیں تو یہ مال سوداگری کا نہیں ہے اور اس پر زکوٰۃ واجب نہیں ہے۔

مسئلہ:۔ اگر کوئی مالدار آدمی جس پر زکوٰۃ واجب ہے سال گذرنے سے پہلے ہی زکوٰۃ دے دے اور سال کے پورے ہونے کا انتظار نہ کرے تو یہ بھی جائز ہے اور زکوٰۃ ادا ہو جاتی ہے اور اگر مالدار نہیں ہے بلکہ کہیں سے مال ملنے کی اُمید تھی اور اس اُمید پر مال ملنے سے پہلے ہی زکوٰۃ دے دی تو یہ زکوٰۃ ادا نہیں ہوگی جب مال مل جاوے اور اس پر سال گزر جائے تو پھر زکوٰۃ دینا چاہئے۔

مسئلہ:۔ مالدار آدمی اگر کئی سال کی زکوٰۃ پیشگی دیدے تو بھی جائز ہے لیکن اگر کسی سال مال بڑھ گیا تو بڑھتی کی زکوٰۃ پھر دینا پڑے گی۔(بہشتی ثمر حصہ دوم)

قدم قدم پر رحمتیں نفس نفس پر برکتیں
جہاں جہاں سے وہ شفیعِ عاصیاں گذر گیا

گناہ کے نقصانات

چھٹا نقصان ۔گناہ کرنے سے بسا اوقات طاعت کے فائدے ضائع ہوجاتے ہیں۔ (آئندہ)

چند گناہ کبیرہ جن پر وعید آئی ہیں۔ جو بغیر توبہ کے معاف نہیں ہوتے اور ایک گناہ بھی جہنم میں لے جانے کے لئے کافی ہے۔

۳۶) جھوٹی قسم کھانا

۳۷) رشوت دینا

۳۸) رشوت لینا

۳۹) رشوت کے معاملے میں پڑنا

۴۰) شراب پینا

۴۱) جوا کھیلنا

۴۲) ظلم کرنا (آئندہ)

۱۔ الایمان باللہ وصفاتہ

اللہ اور اس کی صفات کے بارے میں عقیدے

عقیدہ کی تعریف : دین کی وہ اصولی اور ضروری باتیں جن کا جاننا اور دل سے ان پر یقین کرنا ہر مسلمان کیلئے ضروری ہے۔

نظر فرمودہ محی السنۃ حضرت مولانا شاہ ابرار الحق صاحب نور اللہ مرقدہٗ

عقیدہ ۷ : اللہ ایسا ہے کہ کوئی اس کے سوا پوجنے کے قابل نہیں، کوئی اس کا ساجھی نہیں، کوئی اس کے برابر اور مقابل نہیں، کوئی اس کا مددگار نہیں، نہ اس کو باپ نہ بیٹا نہ بیٹی نہ بیوی، وہ ان تمام رشتوں سے پاک ہے، اس کو کسی نے پیدا نہیں کیا، نہ وہ بھولتا ہے اور نہ غلطی کرتا ہے، وہ ظلم اور زیادتی نہیں کرتا اور وعدے کے خلاف نہیں کرتا۔

عقیدہ ۸ : اللہ تعالیٰ کو جتنی باتوں اور جتنی چیزوں کا علم ہے ان کو کوئی بھی اپنے گھیرے میں نہیں لے سکتا ہے، اور وہ سب چیزوں کو اپنے گھیرے میں لئے ہوئے ہے اور وہ اپنے نبیوں اور رسولوں کو تمام احکامِ دینیہ اور جس قدر علم چاہتا ہے عطا فرما دیتا ہے۔

عقیدہ ۹ : اللہ تعالیٰ کی ذات کی حقیقت اور اس کی باریکی کو کوئی نہیں جانتا، دنیا میں جاگتی ہوئی ان آنکھوں سے اُس کو کسی نے نہیں دیکھا اور نہ کوئی دیکھ سکتا ہے، اس کو نشانیوں اور صفتوں سے پہچانتے ہیں۔ (اسلامی عقائد)

جا سرورِ عالم کی ولادت کا شہر دیکھ

جا زائرِ حرمین تو عظمت کا شہر دیکھ
احسان وعنایت کا محبت کا شہر دیکھ
لے نامِ خدا چھوڑ کے سب فکر نکل جا
ہر گام پہ پھر ان کی شفقت کا شہر دیکھ
لرزاں ترا دل خود ہو زباں بند رَواں اشک
وہ دبدبۂ وشان کا شوکت کا شہر دیکھ
عشاق کھنچے آتے ہیں لبّیک زباں پر
خلوت گہِ معشوق میں جلوت کا شہر دیکھ
جھولی لئے پھرتے ہیں سلاطیں بھی جہاں پر
جا دیکھ مرے رب کی جلالت کا شہر دیکھ
ہر آں تیرے باطن کی صفائی کا ہو ساماں
تسبیح ،دعاؤں کا تلاوت کا شہر دیکھ
دیکھا ہو جہاں سارا تو کچھ بھی نہیں دیکھا
جا سرورِ عالم کی ولادت کا شہر دیکھ
بوبکرؓ وعمرؓ کی ہوں کہ عثمانؓ وعلیؓ کی
پُر سوز عبادت کی امانت کا شہر دیکھ
ذاکر تو گناہوں سے یوں مایوس نہ ہوجا
بھیگی ہوی پلکوں سے تو رحمت کا شہر دیکھ

حضرت مولانا محمد ذاکر رحیمی صاحب دامت برکاتہم

اغراض ومقاصد

مقامی مجلس دعوۃ الحق

الحمدللہ شروع ہی سے باہم مشوروں کے ساتھ شہر کے اندر مجلس یہ خدمات انجام دے رہی ہے

۱) شہر کی مساجد میں ائمہ مساجد کے ذریعہ نماز کے بعد ایک منٹ کا مدرسہ سنانا۔

۲) شہر کے اطراف ونواح کے علاقوں میں ہر پیر بعد نماز عصر مجلس کے علماء وارا کین گشت کے ذریعہ گھر گھر پہنچ کر ایک گناہ کا نقصان اور ایک طاعت کا فائدہ بتانا پھر بعد نماز مغرب مسجد میں مردوں کو جوڑ کر علمائے کرام کے بیانات کا نظم اور نماز کی عملی مشق کا اہتمام کرنا۔

۳) ہر قمری مہینہ کے آخری اتوار کو شہر کی دو تین مساجد میں اکثر بیرونی اکابر علماء اور کبھی حسب ضرورت مقامی علمائے کرام کے اصلاحی مواعظ کا نظم کرنا۔

۴) قرآن کریم اور دینی کتابوں کے بوسیدہ پرزوں کو اہتمام واحترام کے ساتھ کہیں دفن کرنیکی غرض سے جابجا پلاسٹک بکیٹوں کا انتظام کرنا۔

۵) جن مساجد میں قرآن بغیر جزدان کے رکھے ہوئے ہوتے ہیں وہاں جزدانوں کا انتظام کرنا۔

۶) ہفتہ میں دو دن مؤذن حضرات کو جوڑ کر اذان واقامت کی اصلاح اور عملی مشق کرانا۔

۷) مجلس دعوۃ الحق کے دستور کے مطابق لڑکوں اور لڑکیوں کی صحیح قرآنی تعلیم کے لئے مدارس کا قیام اور نظم کرنا۔

۸) اسی مقصد کے تحت تعلیم بالغان کا جزوقتی نظم بھی جاری ہے۔

۹) حضرات اکابرین کے مواعظ وملفوظات کے منتخب کتابچے ہر ماہ شائع کر کے گھر گھر تقسیم کرنا۔

۱۰) قمری حساب سے محرم میں اسلامی کیلنڈر شائع کرنا۔

۱۱) ان تمام امور کی باقاعدہ ترتیب وتعمیل کیلئے مستقل دفتر موجود ہے جہاں دو علماء اس غرض سے متعین ہیں کہ پوری کارروائی کو تحریراً محفوظ کریں اور مجلس کے ماہانہ اجلاس میں طے شدہ امور کو عملی جامہ پہنائیں۔

DAWAT-UL-HAQ

43, Mulla Street, Pernambut - 635 810 Tamilnadu
Phone : 04171-231292

مناجات

الٰہی تو رحیمِ بے کساں ہے
الٰہی تیری رحمت بے کراں ہے

الٰہی تو ہی خلّاقِ جہاں ہے
الٰہی تجھ پہ صدقے دل وجاں ہے

الٰہی مجھ پر رحمت کی نظر کر
میرے عیبوں سے یا رب در گذر کر

شبِ تاریک دل میں تو سحر کر
کرم گستر ہے تو اور بندہ پرور

(حضرت مولانا محمد ثانی حسنی رحمۃ اللہ علیہ)